لاء اینڈ جسٹس کمیشن آف پاکستان

نابالغ بچوں کی ایک ملک سے دوسرے ملک غیر قانونی منتقلی

پاکستان اور برطانیہ کے درمیان نابالغ بچوں کی بلا اجازت عدالت ایک ملک سے دوسرے ملک منتقلی خصوصاً ایسے حالات میں جبکہ ان کی تحویل (custody) کے معاملات ان ملکوں کی گارڈین کورٹس میں زیر سماعت ہوں نہ صرف متاثرہ فریق کیلئے باعث تشویش بن جاتی ہے بلکہ اس سے وہاں کی عدالتوں کے احکامات بھی غیر مؤثر ہو جاتے ہیں اور اس غیر قانونی منتقلی کے اس بچے پر بھی برے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ اس صورت حال پر قابو پانے کیلئے کافی عرصہ سے مشاورت کا عمل جاری تھا بالآخر دونوں ممالک کے درمیان عدلیہ کی سطح پر ایک مفاہمت کی دستاویز مرتب ہوئی جس پر پاکستان کی طرف سے چیف جسٹس پاکستان اور برطانیہ کی طرف سے صدر فیملی ڈویژن آف ہائی کورٹ انگلینڈ و ویلز نے مورخہ ۷ اجنوری ۲۰۰۳ء کو اس پر دستخط کیے ہیں۔

اس دستاویز کی ضرورت اس لئے پیش آئی کہ جب سے بیرون ملک ملازمتوں کا رواج عام ہوا ہے لوگوں میں غیر ملکی مردوں اور عورتوں سے شادیاں کرنے کے رجحان میں روز افزوں اضافے کے ساتھ ساتھ ناچاقی کے واقعات اور عدالتی تنازعات میں اضافہ ہوا ہے۔ اکثر صورتوں میں میاں بیوی کے درمیان بچوں کی تحویل کیلئے چھینا جھپٹی ہوتی ہے اور بعض اوقات جب ایک عدالت میں بچوں کی تحویل کا دعویٰ زیر سماعت ہوتا ہے تو جبراً اسے عدالت کے دائرہ اختیار سے باہر منتقل کر دیا جاتا ہے جس سے عدالتی کاروائی غیر مؤثر ہو کر رہ جاتی ہے۔

بچوں کی اس طرح کی منتقلی نہ صرف تکلیف دہ بلکہ عدالتی فیصلوں کو غیر مؤثر بنانے کا سبب بھی بن جاتی ہے۔ مثلاً اگر پاکستان کی کسی عدالت نے کسی بچے کی تحویل کی درخواست پر اسے عارضی طور پر باپ کے پاس رہنے کی اجازت دی ہو جس کی عمومًا رہائش بیرون ملک ہے تو ایسی صورت میں قوی خدشات پیدا ہو سکتے ہیں کہ وہ بچے کو بیرون ملک منتقل کر کے عدالت کی کاروائی کو غیر مؤثر بنا دے یا اگر یہاں کی عدالت کے حکم کے تحت بچے کو کچھ عرصہ کیلئے باپ اور کچھ عرصہ کیلئے ماں کے پاس رہنے کی اجازت ہو اور اس دوران اگر بچے کو بیرون ملک منتقل کر دیا جائے تو عدالتی حکم غیر مؤثر ہو کر رہ جاتا ہے۔ یہی صورتحال بیرون ملک عدالتوں میں بھی پیش آ سکتی ہے مثلاً اگر برطانیہ کی کسی عدالت میں بچے کی تحویل custody کا مقدمہ زیر سماعت ہو یا کسی حکم کے تابع ہو اور اس کے والدین میں سے کوئی اگر بچے کو بیرون ملک منتقل کر دے تو عدالتی کاروائی غیر مؤثر ہو جاتی ہے۔

اس ضمن میں مفاہمت کی جو یادداشت ضبط تحریر میں آئی ہے اس کے ابتدائیہ (preamble) میں ان اغراض و مقاصد کو واضح کر دیا گیا ہے جو مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) پاکستان اور برطانیہ میں رہنے والے بچوں کو ایک ملک سے دوسرے ملک غیر قانونی منتقلی اور اس کے نتیجہ میں رونما ہونے والے برے اثرات سے بچایا جائے۔

(ب) چونکہ پاکستان و برطانیہ کے قوانین میں ایک قدر مشترک بچوں کے مفاد کی نگہداشت (well being and welfare of child) اور ان کی ضمانت ہے جس پر دونوں ملک ہم آہنگ ہیں۔

(ج) دونوں ممالک کی عدالتیں اس بات کی بھی خواہش مند ہیں کہ عدالتی سطح پر ایک دوسرے سے روابط قائم کئے جائیں تا کہ اس سمت ہونے والی تبدیلیوں کے مثبت اثرات سے بخوبی آگاہ ہو سکیں۔

(د) دونوں ممالک کی عدالتیں اس مسلمہ حقیقت اور اس کی اہمیت پر بھی متفق ہیں کہ اس قسم کے گھریلو تنازعات باہمی گفت و شنید، مصالحتی اور ثالثی کوششوں سے بخوبی حل ہو سکتے ہیں اور ان مشکلات پر بخوبی قابو پایا جا سکتا ہے۔

لہٰذا متفقہ طور پر مندرجہ ذیل اقدام کا فیصلہ کیا گیا ہے کہ:

۱۔ عام حالات میں بچے کے مفاد (welfare) کا درست تعین اس ملک کی عدالت ہی بہتر طور پر کر سکتی ہے جہاں یا جس ملک میں اس بچے کی عمومی یا مستقل رہائش ہو۔

۲۔ اگر کسی بچے کو برطانیہ سے پاکستان یا پاکستان سے برطانیہ اس کے والدین کی رضامندی کے بغیر اس نیت سے منتقل کر دیا جائے تا کہ ان عدالتوں کی طرف سے جاری کردہ احکامات بالخصوص امتناعی احکامات کو غیر موثر بنایا جا سکے یا اس بچے کی عمومی یا مستقل رہائش اس غرض سے تبدیل کر دی جائے تا کہ زیر سماعت مقدمات کی کارروائی میں عدالت کے دائرہ اختیار کے تبدیل ہو جانے سے رکاوٹ پیدا کی جا سکے تو ایسی صورت میں اس بچے کو اس عدالت کے دائرہ اختیار میں لایا جا سکے جہاں سے اسے غیر قانونی طور پر منتقل کیا گیا ہو۔

۳۔ اگر والدین میں سے کسی کو بچے سے صرف ملاقات (visitation) یا اس تک رسائی (access) کے حقوق حاصل ہوں اور وہ اسے غیر قانونی طور پر یا باہمی رضامندی سے برطانیہ سے پاکستان یا پاکستان سے برطانیہ جہاں بھی بچے کی عمومی یا مستقل رہائش نہ ہو اس غرض سے مستقلاً منتقل کر دے تا کہ اس ملک کی عدالت کے اقدامات جہاں مقدمہ زیر سماعت ہے کو غیر موثر بنایا جا سکے، یا مقررہ مدت کے بعد بغیر اس عدالت کے توسیعی حکم کے اگر بچے کو اس عدالت کے دائرہ اختیار سے دور رکھتا ہے تو ایسی صورت میں ان عدالتوں کو اس بچے کی واپسی (restoration of custody) کا حکم صادر کرنے کا اختیار ہو جہاں اس بچے کی مستقل یا عمومی رہائش ہو۔

۴۔ مذکورہ بالا اصولوں پر بلا کسی تفریق یا امتیاز قومی، شخصی، مذہبی یا معاشرتی کے عمل درآمد ہو گا۔

۵۔ ایسے مقدمات میں جہاں بچے کی مستقل یا عمومی رہائش کے بارے میں کوئی تنازعہ ہو تو ایسی صورت میں جس عدالت میں درخواست زیر سماعت ہو وہی عدالت اس کا فیصلہ بھی کرے گی بہر حال ایسا کوئی بھی فیصلہ کرنے سے پہلے عدالت اس بچے کی واپسی اور اس کے عمومی مفاد (general welfare) کو بھی مد نظر رکھے گی۔ اگر عدالت مناسب سمجھے تو مفاہمت کی اس تحریر میں مرتب شدہ اصولوں سے رہنمائی حاصل کر سکتی ہے۔

۶۔ ان درخواستوں پر صرف مقررہ عدالتیں (listed law courts) ہی جلد اور فوری فیصلہ کرنے کی پابند ہوں گی۔

۷۔ اس سلسلہ میں یہ تجویز بھی پیش کی گئی ہے کہ پاکستان اور برطانیہ کی حکومتیں جلد اور فوری طور پر ان اقدامات کی طرف توجہ دیں گی اور انتظامی سطح پر ایسے اقدامات کریں گی جو بچوں کے اس قسم کے اغواء کی روک تھام کر سکیں اور ایسی مناسب سہولیات بھی مہیا کریں گی جو ایسے بچوں کے اغواء کی روک تھام کیلئے مناسب اور ضروری ہوں جو ہیگ کنونشن ۱۹۸۰ء کے تحت نہیں آتے۔

۸۔ مزید برآں اس پر بھی اتفاق کیا گیا ہے کہ عدلیہ، وکلاء اور غیر سرکاری تنظیمیں چاہے وہ پاکستان میں قائم شدہ ہوں یا برطانیہ میں وہ اس طرف اپنی کوششیں مرکوز کریں گی تاکہ مذکورہ بالا مقاصد کو حاصل کیا جا سکے۔

۹۔ اس یادداشت کے ذریعہ پاکستان اور برطانیہ کی اعلیٰ عدالتوں میں سے ایک ایک جج کو بطور رابطہ جج متعین کیا جائے گا تاکہ وہ مل کر اس سمت قدم اٹھائیں جن سے مذکورہ بالا تمام مقاصد بطریق احسن پورے ہو سکیں۔

چنانچہ ابتداً اس ضمن میں چیف جسٹس آف پاکستان نے سپریم کورٹ آف پاکستان کے سینئر جج جناب جسٹس منیر اے شیخ کو رابطہ جج مقرر کیا جبکہ برطانیہ کی طرف سے لارڈ جسٹس تھورپ (Lord Justice Thorp) کو رابطہ جج مقرر ہوئے۔ متاثرہ افراد قانونی رہنمائی کے لئے ان یا ان کے جانشینوں سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

اس سلسلہ کو مزید آگے بڑھاتے ہوئے مورخہ ۲۳ ستمبر ۲۰۰۹ء کو دوسری جوڈیشل کانفرنس، اسلام آباد میں منعقد ہوئی جس میں مندرجہ ذیل رہنما اصولوں پر اتفاق کیا گیا:۔

۱۔ اس دستاویز مفاہمت کی مناسب تشہیر کی جائے تاکہ عدلیہ اور وکلاء کی رہنمائی ہو سکے جو اس قسم کے واقعات سے دو چار ہیں۔

۲۔ ان حالات سے دو چار بچوں کی بازیابی یا ان کے والدین کی انصاف تک رسائی میں مدد فراہم کرنا تاکہ ان کے حقوق اور مفاد کو مزید تحفظ فراہم کیا جا سکے۔

۳۔ ان مقاصد کو حاصل کرنے کیلئے ایسے اداروں کا قیام جن کے ذریعہ والدین کو قانونی معلومات وسہولت فراہم ہو سکے۔

۴۔ مصالحت یا ثالثی ذریعہ سے تنازعات کے حل کی اہمیت سے انہیں روشناس کرانا تاکہ ان مشکلات کا ازالہ ہو سکے جس سے وہ متاثر ہیں۔

۵۔ ان تنازعات سے متاثرہ خاندانوں کو مصالحت کے ذریعہ اپنے مسائل حل کرنے پر آمادہ کرنا اور اس سلسلہ میں پاکستان اور برطانیہ کی عدالتوں میں زیر سماعت مقدمات میں ہر دوسری عدالت کو حالات وواقعات سے آگاہ کرنا اور ایک دوسرے کا ساتھ دینے کے ساتھ ساتھ رابطہ کا کام کرنا بھی شامل ہے تاکہ ایک عدالت کی طرف سے فیصلہ شدہ احکامات کا دوسرے ملک کی عدالت کے ذریعہ اس موثر ذریعہ سے اجراء کرایا جا سکے گویا یہ فیصلہ اس ملک کی اپنی عدالت کا صادر کردہ ہے۔ رابطہ جج کی یہ بھی ذمہ داری ہے کہ وہ ایسے اقدامات کی مناسب تشہیر بھی کرے۔

۶۔ اس امر پر بھی اتفاق کیا گیا ہے کہ پاکستان اور برطانیہ کی عدالتوں میں رابطہ کیلئے عدالتی سطح پر تعلقات استوار کرنے کیلئے دونوں ملکوں کے جج صاحبان وقتاً فوقتاً ایک دوسرے ملک کا دورہ کیا کریں گے تاکہ اس سلسلہ میں پیش رفت یا مشکلات پر نہ صرف غور کیا جا سکے بلکہ ان پر قابو بھی پایا جا سکے۔ اس مقصد کیلئے قرار دیا گیا ہے کہ ہر دو سال بعد جج صاحبان ایک دوسرے ملک کا دورہ کیا کریں گے اور صوتی ونظری روابط بھی قائم کئے جائیں گے۔

۷۔ یہ بھی طے پایا ہے کہ ان بچوں کی ایک ملک سے دوسرے ملک منتقلی سے ان پر مرتب ہونے والے منفی اثرات پر کس طرح قابو پایا جا سکتا ہے یا انہیں کم سے کم کیا جا سکتا ہے۔ اور بیرون ملک عدالتوں کے فیصلوں کو کس طرح موثر بنایا جا سکتا ہے۔ اس کے علاوہ اس امر کو بھی یقینی بنایا جائے بلکہ ایسے انتظامی اقدامات کئے جائیں جن کے تحت ان بچوں کو اس ملک کی عدالت میں منتقل کیا جا سکے جہاں سے اسے غیر قانونی طور پر منتقل کیا گیا ہو۔

ان مشکلات پر قابو پانے کے لئے مناسب قانون سازی کی بھی ضروری ہے۔ سیکریٹریٹ لاء اینڈ جسٹس کمیشن آف پاکستان اس سلسلہ میں قابل عمل تجاویز مرتب کر رہا ہے جس پر کمیشن مناسب وقت پر غور کرے گا اور انہیں حتمی شکل دے گا

مزید معلومات کیلئے حسب ذیل پتہ پر رابطہ کیا جا سکتا ہے۔

جوائنٹ سیکریٹری - II

لاء اینڈ جسٹس کمیشن آف پاکستان

فون نمبر 051-9214506

فیکس نمبر 051-9214416

ای میل ljcp@ljcp.gov.pk